سوال

تورات، انجیل اور زبور بھی اللہ تعالی کا حقیقی کلام ہیں۔

جواب

لحمد للہ.

ں:

س وقت مومن نہیں بن سکتا جب تک اللہ تعالی پر، اللہ کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہیں لاتا، فرمانِ باری تعالی ہے :

نَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ

ةِ:285]

ں: (50) اور مسلم (9) ہے۔

ے، انجیل اور زبور یہ سب کتابیں اللہ تعالی کی طرف سے اپنے رسولوں پر نازل شدہ ہیں، ان پر ایمان لانا لازم ہے، اور اگر کوئی شخص ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے تو وہ اللہ تعالی کا منکر ہے۔

م:

اللہ تعالی کا کوئی کلام مخلوق نہیں ہے، تورات، انجیل، قرآن اور زبور حقیقی طور پر اللہ تعالی کا کلام ہے، اسی لیے قرآن کا کوئی حرف بھی مخلوق نہیں ہے، سارے کا سارا قرآن ہی حقیقت میں اللہ تعالی کا کلام ہے۔ اسی طرح تورات، انجیل اور زبور کا معاملہ ہے۔ جس طرح ہم اللہ تعالی کے رسولوں میں کوئی تفر

انِ باری تعالی ہے :

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

ترجمہ: کیا تم ان سے یہ توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری خاطر ایمان لائیں گے؟ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اللہ تعالی کا کلام سنتے ہیں۔ پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد دیدہ دانستہ اس میں تحریف کر ڈالتے ہیں۔ [البقرۃ: 75]

تو یہاں پر یہودیوں کا تذکرہ ہے کہ وہ تورات میں تبدیلیاں کر دیتے تھے، اور اسی تورات کو اللہ تعالی کلام اللہ کہا ہے۔

م: (2652) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سیدنا آدم اور سیدنا موسی علیہما السلام نے (ایک دوسرے کو) اپنی اپنی دلیلیں دیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آدم! آپ ہمارے والد ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کر دیا اور ہمیں جنت سے باہر

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحابہ کرام اور تابعین عظام پر مشتمل سلف صالحین اور بعد میں آنے والے تمام ائمہ کرام جیسے کہ ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ ہیں ان سب کا وہی موقف ہے جو کتاب و سنت میں موجود ہے، انہی کا موقف صریح عقلی دلائل کے ساتھ بھی موافقت رکھتا ہے کہ: قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے، ا

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا

ف:109]

نے قرآن کا عربی زبان میں اور تورات کا عبرانی زبان میں کلام کیا۔۔۔" آپ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں:

"اگر کوئی کلام الہی کو مخلوق قرار دے تو اس پر لازم آتا ہے کہ مخلوق نے ہی موسی علیہ السلام سے کہا تھا:

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

ہ:14]

اور ایسا ہو نہیں سکتا کہ بات اللہ کے علاوہ کسی اور نے کہی ہو۔

اور تورات سمیت دیگر کتابوں کا بھی حقیقی متکلم ہے ان کے معانی، حروف سے جڑ کر بننے والے الفاظ اللہ تعالی کا حقیقی کلام ہیں تو پھر اللہ کے کلام میں سے کوئی بھی چیز مخلوق نہیں ہے، بلکہ وہ رب العالمین کا ہی کلام ہے۔۔۔" ختم شد

"مجموع الفتاوی" (12/37-41)، اسی طرح دیکھیں: "مجموع الفتاوی" (12/355-356)

خ مصطفی رحیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

گا۔

ب تورات، انجیل اور زبور کی قسم اٹھائے تو یہ بھی معتبر قسم ہے اور اسے توڑنے پر کفارہ بھی دینا ہو گا؛ کیونکہ جب لفظ تورات، انجیل اور زبور بولا جائے تو اس سے وہی کتاب مراد ہوتی ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوئی تھی، تحریف شدہ کتابیں مراد نہیں ہوتیں، نیز قرآن کریم کی وجہ سے ان کے منسوخ ہو۔

"مطالب أولی النہی" (6/361)

خ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے انبیائے کرام پر کتابیں نازل فرمائیں، چنانچہ موسی علیہ السلام پر تورات نازل کی، عیسی علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی، اور داود علیہ السلام پر زبور نازل کی، اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر صحائف نازل فرمائے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان بھی ہے کہ: صحف ابر

"فتاوی الشیخ ابن جبرین" (63/7) [illegible]

[illegible] (145665) [illegible]۔

واللہ اعلم

197537: